۵۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۸ نمبر ۹

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم مئی ۱۹۳۴ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عورتوں کے لئے کیا کیا اصلاحات فرمائیں	۳-۸	محترمہ سیدہ سارہ بیگم مرحومہ مغفورہ
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے	۸-۹	محترمہ حمیدہ خانم صاحبہ دھوری
رسول کریم کی صداقت	۹-۱۱	محترمہ حمیدہ بیگم بنت عبدالعزیز صاحب
ایک دلچسپ مکالمہ	۱۱-۱۳	(ایچ۔ کے۔ عزت)
بھائی ہو تو ایسا	۱۴-۱۵	
دلچسپ معلومات	۱۵-۱۸	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوری

او نازوں کے پالے سو جا! — چاند سی صورت والے سو جا
میرے بھولے بھالے سو جا — سو جا نینوں والے سو جا
آنکھوں میں ہے نیند سمائی — منہ کھولو۔ لو آئی جمائی
نیندیا کے متوالے سو جا — سو جا۔ نینوں والے سو جا
دل کے ٹکڑے آنکھ کے تارے — گھر کی رونق راج دلارے
ٹھنڈی ہوائیں کھالے سو جا — سو جا نینوں والے سو جا
نور کی صورت حق نے بنائی — ننھا پنجہ چھوٹی کلائی!
باہیں گلے میں ڈالے سو جا — سو جا نینوں والے سو جا
پوتوں پھلو۔ اور دودھ نہاؤ — پھلو۔ پھولو! اور کھاؤ کھلاؤ
دولت و حشمت والے سو جا — سو جا نینوں والے سو جا
عمر بڑھے درجے ہوں بالا — تیرا حامی حق تعالےٰ
جھنڈلے بالوں والے سو جا — سو جا نینوں والے سو جا
میرے بھولے بھالے سو جا — جھنڈلے بالوں والے سو جا

ٹھنڈی ہوائیں کھالے سو جا
سو جا نینوں والے سو جا

(بی بی نسیم اعجاز مبارک)
منقول

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مِصۡبَاح

قادیان دارالامان مورخہ یکم مئی سنہ ۱۹۳۴ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عورتوں کیلئے کیا کیا اصلاحات فرمائیں

آج پرانے کاغذات کو دیکھتے ہوئے ایک مضمون کا مسودہ میرے بستے سے نکلا۔ جو پنسل سے نہایت جلدی جلدی نوٹوں کی صورت میں لکھا ہوا ہے۔ یہ محترمہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا نوشتہ ہے۔ آپ نے یہ مضمون جلسہ سالانہ پر مستورات میں بیان فرمایا تھا۔ میں نے جب مضامین کیلئے درخواست کی تو آپ نے بہت سے کاغذات بلا ترتیب اکٹھے کر کے مجھے بھجوا دیئے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ مضمون آپ کا پڑھا نہیں جاتا اسے صاف کر دیجئے۔ تو جواب زبانی ملا کہ مجھے فرصت نہیں ملتی جس روز فرصت ہوئی مسودہ منگوا کر صاف کر کے لکھ دیا جائیگا۔ لیکن پھر یہ کاغذات میرے بستے ہی میں پڑے رہے حتیٰ کہ میں خود بھی بھول گیا۔ آج اتفاقاً یہ مسودہ میرے سامنے آگیا۔ سیدہ مرحومہ کی یادگار سمجھکر میں نے بڑی محنت سے اسے پڑھا اور نہایت قیمتی پایا بلا کسی قسم کے تغیر یا اضافے کے اسے شائع کر رہا ہوں۔

(ایڈیٹر)

"حضرت مسیح موعودؑ نے عورتوں کیلئے کیا کیا"

یہ ایک ایسا سوال ہے جس کے جواب پر غور کرنے سے پیشتر ہمیں یہ دیکھنا ازبس ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کس حیثیت سے بھیجے گئے۔ سو واضح ہو کہ آپؑ ایک مصلح اعظم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یعنی مسلمانوں میں قرآن مجید کی تعلیمات کے خلاف جو باتیں رائج ہو گئی تھیں۔ انکو دور کرنے کے لئے آپکو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔

اپنی بعثت کی غرض بیان فرماتے ہوئے حضورؑ کا اپنا ارشاد ہے۔ کہ:۔

میں اس لئے بھیجا گیا ہوں۔ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالےٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی روحانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور عالم آخرت محض ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے۔ کہ وہ جیسا یقین دنیا اور دنیا کے جاہ و مراتب پر رکھتا ہے۔ اور جیسا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے۔ یہ یقین اور یہ بھروسہ اسکو خدا سے نکالنے اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے:۔

حضرت مسیح نے اس حالت میں یہود کو پایا تھا۔ اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں۔ کہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے۔ اور دلوں میں تقوٰی پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں:۔

اور منجملہ ان امور کے جو میرے مامور ہونے کی علت غائی ہیں مسلمانوں کے ایمانوں کو قوی کرنا ہے۔ اور انکو خدا اور اس کی کتاب اور اس کے رسُول کی نسبت ایک تازہ یقین بخشنا ہے:۔

محوّلہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کوئی نئی بات پیش کرنے کیلئے تشریف نہیں لائے تھے۔ بلکہ احکام قرآنی کے موجود ہونے کے باوجود رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد جب اسلام میں عملی ضعف پیدا ہو گیا۔ اور عورت کی وہ عزّت و حرمت جاتی رہی تو اس گمشدہ عزّت کو پھر قائم کرنے اور اسلام کی تعلیم پر دوبارہ چلانے کے واسطے آپؑ مبعوث ہوئے:۔

اسلام کی تعلیمات چونکہ نہایت سادہ اور فطرت انسانی کے عین مطابق تھیں۔ اس لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں بہت سی اقوام و ملل اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو گئیں۔ لیکن انکی تربیت کما حقہٗ نہ ہو سکی۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ہر ایک قوم ایک حد تک اپنے تمدن اور تہذیب کا اثر ساتھ لائی۔ مثلاً ہندو مذہب میں بیوہ کی شادی ممنوع ہے۔ اس لئے ہندو قوموں نے اسلام قبول کر کے اور مسلمان ہو کر بھی نکاح بیوگان کے خلاف عمل جاری رکھا۔ حالانکہ اسلام نے اسپر بہت زور دیا ہے۔ کہ بیوگان کا نکاح کر دیا جائے:۔

اسی طرح دوسرے مذاہب کے لوگ جو مسلمان ہوئے۔ وہ بھی اپنے ساتھ پرانی عادات و رسوم کا کچھ نہ کچھ بقیہ ساتھ لائے۔ اور مسلمان کہلانے والوں کے اندر حقیقی اور خالص اسلامی تمدن قایم نہ رہ سکا۔ ادھر یورپ کی اندھی اور کورانہ تقلید کی رَو نے ایسا مہلک اثر پھیلایا کہ جن گھرانوں میں اسلامی تمدن قائم تھا وہ تباہ ہو گیا۔ اور اس کی جگہ مغربی تہذیب نے لی ایسے وقت میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت مسلمانوں کی کشتی کو ورطۂ ہلاکت سے نکالکر ساحل نجات پر پہنچانے کا ذریعہ بنی۔ آپؑ نے مبعوث ہو کر جادۂ ہدایت سے منزلزل لوگوں کی کیا اصلاح کی یہ ایک نہایت

وسیع اور اہم مضمون ہے۔ جس کے تمام پہلوؤں کے متعلق بحث کرنا اسوقت میرا کام نہیں ہاں اس مختصر فرصت میں صرف میں ان اصلاحات کو لیتی ہوں۔ جو محض مستورات سے متعلق ہیں۔ اور یہی عنوان میرے مضمون کا اور یہی مطلب اس تحریر کا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوّل پہلی اصلاح جو میں اسوقت بیان کرنا چاہتی ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اوہام پرستی ایسے تباہ کن نقص کو دور فرمایا۔ آپؑ کی بعثت سے پیشتر مسلمان عورتیں قبروں اور مزاروں پر جاکر منتیں مانتی مُردہ بزرگوں کی ارواح سے دعائیں کرتیں اور ان سے مرادیں مانگتی تھیں ؛

حضرت اقدسؑ نے اس کی بیخکنی کی اور فرمایا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے ہمیں جو توحید کا سبق دیا وہ یہ ہے۔ کہ سوائے خدا کے ہم کسی کے سامنے نہ جھکیں اور اللہ کی توحید کے اس پہلو کو نمایاں کرتے ہوئے فرمایا:۔

؎ حاجتیں پوری کرینگے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

پھر عقلی طور پر آپؑ نے قرآن مجید کی روشنی میں اس مسئلہ پر بحث کی اور فرمایا۔ بتلاؤ جو خود اپنے نفع ونقصان کا مالک نہیں کسی دوسرے کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اسلئے ہمیں اسی ذات والا صفات سے دعا اور التجا کرنی چاہیئے۔ جو حیّ وقیوم اور برتر توانا ہے۔ دانا و بینا قادر و متعال ہے۔ بیشک اس نقص کو ایک حد تک اہلحدیث لوگوں نے بھی دُور کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اُن کی کوششیں سب محدود اور سطحی تھیں۔ لیکن حضرت اقدسؑ نے مسئلہ توحید کے تمام پہلوؤں کو ایسے طور پر واضح کیا کہ آپؑ سے پہلے اس طور پر اور کسی نے نہیں کیا۔ یہ پہلا اثر تھا جو احمدی مستورات پر احمدیت کیوجہ سے ہوا ؛

دوسرا اثر جو احمدی مستورات پر ہوا وہ یہ ہے۔ کہ احمدیت کیوجہ سے مستورات میں سے جہالت اور جمود وسکون کی جو حالت ان پر طاری تھی وہ دور ہوگئی۔ اور ان میں ایک نئی زندگی اور رُوح دکھائی دینے لگی ؛

آپؑ کی بعثت سے پہلے مرد عورتوں کو احکام اسلامی سے عام طور پر ناواقف بیخبر رکھتے تھے اسلئے انہیں یہ معلوم نہ ہو سکا۔۔۔ کہ اسلام نے عورتوں کو کیا مراعات دی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی طبیعتوں میں خدا کے اوامر ونواہی پر عمل پیرا ہونے کا وہ ذوق وشوق پیدا نہ ہو سکتا تھا جو خود پڑھکر سمجھنے سے ہو سکتا ہے۔ مرد انپر بیجا دباؤ ڈال لیتے اور چونکہ انکو اپنے حقوق کا علم نہ تھا۔ جو اسلام نے انہیں عطا کئے ہیں۔ اسلئے مردوں کی طرف سے تمام مظالم کو برداشت کرتی تھیں۔ اور اپنی زبان ہلا نہ سکتی تھیں لیکن

حضرت مسیح موعودؑ نے عورتوں کو تعلیم دینی کی تحصیل کیطرف متوجہ کیا۔ جو آپؑ کا طبقہ نسوان پر عظیم الشان احسان ہے۔

اور حضور کے اس احسان کی قدر و منزلت ہماری نگاہوں میں اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم ان واقعات پر نظر کرتے ہیں۔ جو بعض ظالم اور شرعی احکام کی نہ پروا کرنے والے خاوندوں کے ظلموں سے تنگ آکر بہت سی عورتوں کے دلوں میں اسلام کی تعلیم کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اور پھر یہ شبہات انکو کشاں کشاں اسلام سے نکال کر کفر کی آغوش میں پناہ لینے پر مجبور کرتے ہیں۔

سوئم۔ جو بد رسوم عورتوں میں رائج ہو گئی تھیں۔ انکو دور کیا اور صحیح اسلامی اصول پر چلنے کی تاکید فرمائی۔ اور فرمایا ماتم کی حالت میں نوحہ وسیاپہ۔ بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب ایسی باتیں ہیں جنکے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔ برابر ایک برس تک سوگ رکھنا۔ چہلم اور شادی بیاہ کے موقعہ پر اسراف کرنا اچھا نہیں۔ بلکہ نہایت سادہ طریق سے ان امور کو سر انجام دینا چاہیئے۔ اور تمام لغو اور بیہودہ اخراجات سے مجتنب رہنا لازم ہے۔ جو محض رسوم کو مدنظر رکھکر کئے جاتے ہیں

اثر چہارم۔ عورتوں کو وہ حقوق دلوائے جو شریعت اسلامیہ کی رو سے تو انہیں حاصل تھے۔ لیکن عملی طور پر انہیں ان سے محروم کر دیا گیا تھا۔ مثلاً عورتوں پر پردہ کے معاملہ میں بے جا سختی کی جاتی تھی اور خیال کیا جاتا تھا کہ عورت کو اپنے گھر کی چار دیواری سے باہر نکلنا حرام ہے۔ بعض خاندانوں میں یہاں تک نوبت پہنچی ہوئی تھی کہ ساری ساری عمر گذر جاتی اور عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہ دیجاتی تھی۔

یہی وہ بیجا پابندیاں تھیں جنکی وجہ سے نو تعلیمیافتہ طبقہ نے پردہ کیخلاف آواز اٹھائی اور بعض نے مغرب کی کورانہ تقلید میں پردہ کو بالکل ترک کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ پہلے وجود ہیں جنہوں نے مسئلہ حجاب پر اپنی مختلف تصانیف میں سیر کن بحث کی ہے۔ اور خواتین کی صحت کو درست کرنے کیلئے سیر و تفریح کی اجازت دی ہے۔

گو آج ہم اس تبدیلی کو نہ سمجھ سکیں۔ لیکن جس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے اسکی ابتدا کی اسوقت یہ بات ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے تعجب کا موجب تھی۔

آپؑ نے بتلایا اسلام ہمیں اسبات سے منع نہیں کرتا کہ عورتیں اپنے ضروری کام کاج کے لئے گھر سے باہر نکلیں اور اپنے اسوۂ حسنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ہمیں اسلامی پردہ کا صحیح مفہوم سمجھایا۔

(پنجم) پانچواں اثر جو احمدیت کا احمدی مستورات پر ہوا۔ یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے اس مخصوص حق کو دوبارہ پالیا جو اسلام نے ہی انکو عطا کیا تھا۔ کہ نکاح کے معاملہ میں عورت کی رضامندی اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح مرد کی۔ اور اس مذموم رسم کا استیصال کیا کہ کنواری لڑکیوں سے ان کی شادی کے متعلق رائے دریافت کرنا معیوب امر ہے۔ جسکا خیال احکام دین سے بیخبری کیوجہ سے مسلمان عورتوں میں ہو گیا تھا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی کی بعثت سے قبل عورت کو نکاح کے متعلق عملی طور پر اختیارات حاصل نہ تھے اور بسا اوقات عورت کو بتلایا تک نہ جاتا تھا۔ کہ اس کی شادی کس سے ہوگی اور بعض ظالم ماں باپ روپے یا کسی اور لالچ کیوجہ سے اپنی بیٹیوں کو مصیبت کے منہ میں ڈال دیتے تھے۔

(ششم) جماعت احمدیہ کے بانی علیہ السلام کا ایک اور کام جو تمدنی اور اقتصادی طور پر عورتوں کے لئے مفید ہوا۔ اس کا تعلق زیادہ تر صوبہ پنجاب سے ہے۔ جہاں قرآن مجید کی تعلیم کے صریح خلاف عورتوں کو ان کے ورثہ سے بالکل محروم کر دیا گیا تھا۔ لیکن آپ نے اس حکم خداوندی پر عمل پیرا ہونے کا اپنی جماعت کو حکم دیکر پنجاب کی احمدی مستورات پر ایک عظیم احسان فرمایا۔ اور اسی حق کو جس کے حصول کے لئے آج پنجاب کی سربرآوردہ مستورات کوشاں نظر آ رہی ہیں۔ از سر نو قائم و رائج فرمایا۔ مثال کے طور پر مسلم خواتین کے اس اجلاس کی قرارداد کو پیش کیا جا سکتا ہے جو شملہ میں آج سے تین ماہ قبل بیگم صاحبہ سر شفیع کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جسکا مفاد یہ ہے کہ اس رواج کے خلاف احتجاج کیا جائے۔ جو شرع اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ شریعت اسلامیہ کے مطابق عورتوں کو ان کے وراثت کے متعلق حقوق واپس دیئے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ہفتم) ساتواں کام جو حضرت مسیح موعودؑ نے کیا یہ ہے۔ کہ مہر کے متعلق جو غلط طریقے رواج پا گئے تھے۔ انکو دور کیا۔ بعض لوگ تو اس خیال کے تھے۔ کہ ان کے نزدیک مہر کی لفظی اقرار سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں۔ اور بعض وہ تھے۔ جو اپنی حیثیت سے بہت کم مہر مقرر کر کے اسے مہر فاطمہ سے تعبیر کرتے۔ ان دونوں صورتوں کو افراط و تفریط قرار دے کر حضرت مسیح موعودؑ نے درمیانہ طریق کی رہنمائی فرمائی جو نہ تو حیثیت سے اتنا کم ہو کہ اس کا ادا کرنا نہ کرنا برابر ہو۔ اور نہ حیثیت سے اس قدر بڑھ کر کہ اسکا ادا کرنا ہی ناممکن ہو۔ آپؑ نے مہر کو ایک خوش کن عہد ہی نہیں۔ بلکہ قابل ایفاء فریضہ قرار دیا۔ اور خود اسپر عمل پیرا ہو کر اپنی جماعت کو عملی سبق دیا۔

(ہشتم) حضرت مسیح موعودؑ کا آٹھواں احسان
ہم پر یہ ہے کہ ہمیں تمدنی حقوق دلوائے۔ آپؑ کی بعثت سے قبل عورت کا کوئی حق عملاً تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ بلکہ اسے ایک نہایت حقیر و ذلیل ہستی سمجھا جاتا تھا۔ جس کی پیدائش کی غرض خدا تعالےٰ کی عبادت نہیں بلکہ خاوند کی عبادت سمجھی جاتی تھی قطع نظر اسکے کہ خاوند اس سے انسانوں جیسا سلوک کرے یا حیوانوں جیسا لیکن حضورؑ نے واضح تعلیم اس بارے میں ہمارے سامنے رکھی۔ اور بیان فرمایا کہ جسطرح عورت کا فرض ہے کہ مرد کی اطاعت کرے۔ ایسے ہی مرد کا بھی فرض ہے کہ ان حقوق کا خیال رکھے جو شریعت کی رُو سے اسپر عائد ہوتے ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری بہنو! مذہبی جنسی تمدنی اور اقتصادی حقوق میں سے جو اس قلیل فرصت میں بیان کر سکتی ہوں وہ آپ نے سُن لئے۔ یہ فوائد جو احمدیت کیوجہ سے حاصل ہوئے سننے کے بعد آپ اپنی ذمہ داریوں کے بوجھ کو اچھی طرح محسوس کر چکی ہونگی۔ اور ان فرائض کا آپکو بخوبی احساس ہو گیا ہوگا جو احمدیت کیوجہ سے آپ پر عائد ہوتے ہیں ؛

پس ان فرائض سے سبکدوش ہونیکی کوشش کیجئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اسکا اجر پایئے۔ اور اس دنیا میں بھی ایک جنتی زندگی اپنے لئے اور اپنی جنس کے لئے لایئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے ؛

قمری چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

قرآن کریم ایک قیمتی گنجینۂ علوم کتاب ہے۔ یہ سراسر ہدایت اور دلوں کو جلا دینے والی روشنی اور مکمل تعلیم ہے جو سب کتابوں سے افضل کتاب اور سب علموں سے اعلیٰ درجے کے علموں کا خزانہ ہے۔ جس کو پڑھکر ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ اور جسکو پڑھ کر ہم جہالت سے بچ سکتے ہیں جس کے پڑھنے سے ہم شریعت اسلام سے بخوبی واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جس کے پڑھنے سے ہمارے ایمان کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔ اور جس کے پڑھنے سے ہمارے خیالات اعلیٰ اور پختہ ہو سکتے ہیں۔ جسکو پڑھکر اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کی جا سکتی ہے ؛

یہ وہ مبارک کتاب ہے۔ جو ہمارے نبی کریم صلعم پر خدا تعالےٰ نے نازل کی۔ اور جس میں ہر ضروری شے کا خزانہ رکھدیا ہر ہدایت مکمل اس میں موجود ہے۔ اس سے بڑھکر دنیا میں اور کوئی سچی تعلیم نہیں۔ اور نہ ہی کوئی کتاب اس سے بڑھکر ہے۔ انسان کیلئے کامل نجات کا ذریعہ ہے ؛

یہ جو سچی تعلیم خدا تعالےٰ نے ہمیں عطا کی ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔ اور ہر وقت تعلیم فرقاں کو مدّنظر رکھیں۔ ہر روز اس کو پڑھیں اور سمجھیں۔ اسکے پڑھنے میں کبھی غفلت نہ کریں ؛

بہنوں کو ہمیشہ صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم پڑھنے کا التزام رکھنا چاہیئے۔ و نیز جسقدر حصہ ہر روز تلاوت کیا جائے۔ اسکو سمجھکر پڑھنا چاہیئے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے ورتّل القرآن ترتیلا۔

قرآن شریف پڑھنے کا فائدہ نمایاں اسی وقت ہوگا۔ جب اس کی ہر ایک آیت پر غور کیا جائے گا۔ اسکی مثال یوں ہے۔ کہ جب پتھر پر بارش ہوتی ہے۔ تو پتھر میں سے ہرگز کوئی شاخ باہر نہیں آتی۔ اور اگر کھیتوں میں بارش ہوتی ہے۔ تو اسمیں فصل اچھی اور کثرت سے ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر پڑھ لیا اور غور و تدبر نہ کیا تو کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔

پس بہنو! باقاعدہ اور بلا ناغہ قرآن کریم پڑھا کرو۔ اور پڑھکر اس کے مطابق عمل کرو۔ اور دوسری بہنیں جو خود نہ پڑھ سکتی ہوں۔ انکو سناؤ۔ قرآن کریم کی سچی اور پاک تعلیم سے انکو آگاہ کرو۔ البتہ یہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ پڑھکر معنوں پر غور ہی نہ کیا۔ نہیں بلکہ پڑھکر اس کے مطابق عمل کرنا مومن کا فرض ہے۔

قرآن کریم میں ہر ایک قسم کی تعلیم موجود ہے۔ لہذا قرآن کریم پر کسی کتاب کو ترجیح مت دو۔ اور یہ جو قصے کہانیاں ہیں۔ انکا ہرگز کچھ اعتبار نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تو آدمیوں نے لکھی ہیں۔ پس پاکیزہ اور سچی تعلیم وہی ہے جو قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے بیان کی ہے۔ دوسری کتابیں ہرگز قابل اعتبار نہیں ہوسکتیں۔ مثلاً کسی لکھنے والے نے کتاب میں لکھدیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مسیح ناصری وفات پاچکے ہیں۔ جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

موت عیسےٰ کی شہادت دی خدا نے صاف صاف
پھر احادیث مخالف رکھتی ہیں کیا اعتبار

افسوس ایسی کتابوں کے لکھنے والوں کی غلطی اور نادانی نے کسقدر خلقت کو تباہ کیا۔ یعنی انکو ایک سچے مامور اور مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے سے روکدیا حالانکہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسےٰ ع کی وفات کے متعلق کئی مقامات پر قرآن کریم میں ذکر کیا ہے۔

اب یہ آئتیں غیر احمدی صاحبان کے پیش کی جاتی ہیں۔ تو وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں۔ حالانکہ ایسی کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں۔ وہ حدیث کو قرآن کریم پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور دیگر تصانیف کو قرآن کریم سے مقدم کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ

(عاجزہ حمیدہ خانم ازدہوری ریاست پٹیالہ)

رسول کریم ؐ کی صداقت
از رُوئے بائیبل

قربان جاؤں اس خدائے قادر و توانا سچے وعدوں والے پر جس نے ہمیں کامل کتاب قرآن مجید عطا فرمایا ہے۔ اور نثار جاؤں اس رسول ؐ پر جسکی معرفت ہمیں یہ جام پلایا گیا۔ آج ہر ایک قوم اس آیت کی مصداق بنی ہوئی ہے:۔ ختم اللہ علےٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ۔ پھر فرمایا:۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ یہ دونوں آئتیں آج پوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شان و شوکت سے ہر قوم میں اپنی صداقت کا جلوہ دکھا رہی ہیں ابتدا سے جو مرض کسی قوم کو لگا۔ اسی مرض کی دوا ہر نبی بن کر آیا۔ جب نبی آتا ہے۔ تو قوم تمام ساز و سامان کے ساتھ اس کی مخالفت کے درپے ہو جاتی ہے۔ لیکن جب نبی وفات پا جاتا ہے۔ تو اس کے بعد قوم اسکو کہتی ہے کہ ہمارا نبی سب سے بڑا ہے اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ اس کا بت بنا کر پوجنا شروع کر دیتی ہے۔ کوئی قوم خدا اور کوئی خدا کا بیٹا قرار دیتی ہے جب یہ مرض ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ان مرضوں کو اور بھی بڑھا دیتا ہے۔ پھر جب اس کی غیرت اور رحمت جوش میں آتی ہے۔ تو وہ ایک مامور مبعوث فرماتا ہے۔ وہ ہر مرض کا حقیقی علاج ہوتا ہے جب دنیا اسے قبول نہیں کرتی تو خدا انکے دلوں اور کانوں پر مہر اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ آج وہی قول مسلمان دوہرا رہے ہیں۔ اور یہی مرض انکو ہو گیا ہے۔ مگر عیسائی قوم تو سخت گمراہ ہوئی ہے۔ پادری صاحبان بڑے زور سے دعویٰ کرتے ہیں کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اور مسیح کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا افسوس اپنی ہی کتاب غور سے پڑھتے تو اس مرض میں ہرگز مبتلا نہ ہوتے۔

تین نبیوں کی پیشگوئی

جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ یوحنا سے پوچھیں تو کون ہے۔ انہوں نے پوچھا تو مسیح ہے۔ تو اس نے اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ پھر انہوں نے کہا۔ کیا تو الیاس ہے۔ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ تب انہوں نے کہا کہ تو کیا ہے۔ نہ مسیح ہے۔ نہ الیاس اور نہ وہ نبی (یوحنا)

اس سے ظاہر ہے کہ یہودیوں کو تین نبیوں کا انتظار تھا۔ اب الیاس کی مانند یوحنا اور مسیح بھی آگیا۔ مگر وہ نبی نہیں آیا۔ وہ نبی یہی تھا جن کا ان کو انتظار تھا۔ جو عرب کی زمین سے ظاہر ہوا۔ اور خاتم النبیینؐ ہوا۔ ہر صورت میں عیسائی صاحبان کو ایک نبی کی آمد کا یقین کرنا پڑیگا۔ اگر نبی کا انکار کرینگے تو یوحنا کی ان آیتوں سے بھی انکار کریں۔ پھر حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤنگا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا۔ جب میں جاؤنگا اسے تمہارے پاس بھیجوں گا۔ وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائیگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایک عظیم الشان نبی مسیحؑ کے بعد آئیگا۔ جو ساری دنیا کو گناہوں سے آگاہ کرے گا۔

خداوند کوہ سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے انپر جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ آتشی شریعت ان کے لئے ہوگی (استثناء)

اس پیشگوئی کے مصداق مسیح ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ فاران سے نہیں آئے اور نہ ہی دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ

فاران سے آنیوالا مسیح کے بعد آئیگا۔ جس کے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ہوگی۔ جو تمام نفسانی گندوں کو جلا کر انسان کو پاک وصاف بنا دیتی ہے۔

خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا۔ اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا۔ اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی۔ یہاں بھی فاران سے آنیوالے کی پیشگوئی ہے۔ اور فاران سے مسیح نہیں آیا۔ بلکہ فاران سے دس ہزار قدسیوں سمیت آنیوالا محمود و احمد و حامد و محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

میرا محبوب سرخ وسفید ہے جو دس ہزار آدمیوں کے درمیان جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے۔ غرض بائیبل آنحضرتؐ کے لئے پیشگوئیوں سے بھری پڑی ہے۔ مگر جن کی آنکھیں ہی بند ہیں وہ کیا جانیں اس میں کیا لکھا ہے۔ تمام نبیوں نے اپنے بادشاہ کے نزول فرمانے کی بابت پیشگوئی کی مگر ان کے پیرو کہتے ہیں۔ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہمارا نبی سب سے افضل ہے۔ یہاں مدعی سست گواہ چست والی بات یاد آتی ہے۔ تمام انبیاء پیشگوئی کرتے ہیں۔ کہ ہم سب کے بعد میں ایک خاتم النبیین اور افضل نبی آئے گا۔ ہم افضل نہیں ہیں۔ مگر بعض قومیں ہیں کہ افضل تو افضل خدا ہی بنا بیٹھیں۔ اور انکی عبادت شروع کردی۔

شکریہ خدا کا شکر بجالانیکی نہ زبان میں اور نہ قلم میں طاقت ہے کہ جس نے ایسے پرفتن زمانہ میں ہمیں مسیح موعودؑ کی معرفت دیکر اس مرض سے شفا دی اور روحانی طور پر کشتی نوحؑ عطا فرما کر اس سیل کفر سے بچا لیا۔ اب خدا ہمیں توفیق دے اور دلوں میں جوش پیدا کرے۔ تاکہ ہم دوسروں کو بھی خوشخبری سنائیں اور اس کشتی میں بٹھا کر طوفان سے نجات دلائیں۔ آمین

(راقمہ خاکسارہ حمیدہ بیگم بنت جناب عبد العزیز صاحب)

ایک دلچسپ مکالمہ

احمدی خاتون (ایک مہمان غیر احمدی بی بی سے) بہن! جس خالق نے زمین و آسمان کا بڑا کارخانہ بنایا ہے۔ وہ خدا کہاں ہوگا؟

غیر احمدی بی بی۔ او ہو بہن! کیا آپ نے نہیں سنا کہ پروردگار عالم سب جگہ ہے۔

احمدی خاتون۔ ہاں سنا تو ہے اور لوگ ایسا ہی کہتے ہیں مگر آپکے مولوی صاحبان تو مانتے ہیں۔ کہ "اون کا خدا چوتھے آسمان پر بیٹھا ہے"!

غیر احمدی بی بی۔ توبہ بہن! کفر مت بکو۔ ہمارے مولویوں پر یہ الزام!! خود مولوی صاحب نے کسی آریہ پنڈت کے اعتراض پر ہمارے ابا کو سمجھایا تھا کہ خدا آسمان و زمین ہر جگہ پر موجود ہے۔ بلکہ مجھے بھی قرآن مجید کی ایک آیت ابتک یاد ہے وہ شاید یہ ہے۔ کہ ھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنی اللہ آسمان اور زمین ہر جگہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خاتون - یہ تو ہاتھی کے دانت دکھلانیکے ہیں - ورنہ مولویوں کا عقیدہ وہی ہے جو میں نے اوپر بیان کیا - میں ان کی تحریر و تقریر سے ثابت کر سکتی ہوں - انشاء اللہ

غیر احمدی بی بی - نا بہن! آپ بھولتی ہیں - مولوی صاحب نے حضرت عیسےٰ ؑ کو چوتھے آسمان پر بتلایا ہوگا رہا خدا کے متعلق آسمان پر بیٹھے ہونے کا عقیدہ یہ تو بڑی ہنسی اور بیوقوفی کی بات ہے ؛

احمدی خاتون - میں آپ سے سچ کہتی ہوں کہ آپکے مولوی خدا کو بھی چوتھے آسمان پر مانتے ہیں ؛

سنو باجی! اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ ننھے کے ابّا (غیر احمدی بی بی کے شوہر) نے آپ کو اپنے پاس بلالیا - اور آپ الہ آباد پہنچ گئیں تو بتلاؤ کہ ننھے کے ابا کہاں ہوں گے ؛

غیر احمدی بی بی - واہ بہن یہ کون بڑی بات ہے جب میں بلانے والے کے پاس پہنچ گئی - اور وہ مقام الہ آباد ہے - تو یقیناً آپ کے بھائی صاحب الہ آباد ہی میں ہیں ؛

احمدی خاتون - خدا تمہارا بھلا کرے - بہن! تم نے ابھی خود کہا ہے - کہ ہمارے مولوی صاحب یہ تو مانتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ ؑ چوتھے آسمان پر ہیں - اچھی باجی! یہ تو بتلاؤ کہ حضرت عیسےٰ ؑ پیدا تو زمین پر ہوئے تھے آسمان پر کیسے پہونچے ؟ ؛

غیر احمدی بی بی - ایک مرتبہ مولوی صاحب نے ابا جی کو کسی قادیانی کے اعتراضات کے جواب میں سمجھایا تھا - کہ جب یہودیوں نے حضرت عیسےٰ ؑ کو جھوٹی نبوت کے الزام میں گرفتار کرلیا - اور صلیب پر مارنا چاہا - تا انکو لعنتی ثابت کردیں - (کیونکہ صلیب کی موت لعنتی سمجھی جاتی تھی -) تو خدا نے عیسےٰ ؑ کو مع جسم آسمان پر اوٹھالیا اور جو سپاہی انکو پکڑنے گیا تھا وہ حضرت عیسےٰ ؑ کی شکل بن گیا - یہودیوں نے شبہ سے اسی کو عیسےٰ ؑ سمجھکر صلیب پر مارا - اس طرح خدا نے لعنتی موت سے بچانے کے لئے حضرت عیسےٰ ؑ کو مع جسم آسمان پر پہونچادیا ؛

احمدی خاتون - بہن! اس کا کچھ ثبوت بھی مولوی صاحب نے قرآن شریف سے دیا؟

غیر احمدی بی بی - ہاں مجھے خوب یاد ہے - کہ مولوی صاحب نے قرآن پاک کی آیتیں پڑھ کر بتلایا تھا کہ خدا نے حضرت عیسےٰ ؑ کو چوتھے آسمان پر اسی جسم مادی کے ساتھ اوٹھالیا - ایک آیت بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ یعنی یہودیوں نے حضرت عیسےٰ ؑ کو قتل نہیں کیا - بلکہ خدا نے زندہ مع جسم آسمان پر اوٹھالیا ؛

احمدی خاتون - اچھا! جسم وغیرہ کی بحث تو پھر دیکھی جائے گی - پہلے آپ بتلائیں کہ اس آیت پاک میں "آسمان" کا لفظ کہاں ہے ؛

غیر احمدی بی بی - یہی بات تو ہمارے ابا جی نے بھی پیش کی تھی - اسپر مولوی صاحب نے فوراً سمجھا دیا تھا - کہ رفع الیہ کا یہی مطلب ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خاتون۔ (مترجم قرآن شریف دکھلا کر)
دیکھو بہن یہ مستند قرآن پاک کا لفظی ترجمہ ہے۔ اس آیت کا اس میں یہ ترجمہ لکھا ہے:۔

بلکہ (حضرت عیسےٰ ؑ کو) خدا نے اوٹھا لیا "اپنی طرف" اب سوچیے۔ یہاں چوتھے آسمان کا لفظ کہاں ہے۔ صرف لفظ "اِلَیْہِ" ہے جس کے معنی یہی ہیں۔ کہ "اپنی طرف اوٹھا لیا"۔ اور یہ ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ خدا نے حضرت عیسےٰ ؑ کو اوٹھا لیا۔ کہاں؟ قرآن پاک کہتا ہے کہ "اپنی طرف" اور آپ کے مولوی صاحبان فرماتے ہیں "آسمان پر" گویا اپنی طرف اوٹھانے سے مولوی صاحبان "چوتھا آسمان" مراد لیتے ہیں۔ اب آپ خود سوچیے کہ اس اعتقاد سے اپنی طرف اوٹھانے والا یعنی "خدا" بھی چوتھے آسمان پر ہوا یا نہیں؟

بہن! کیا ابھی آپ خود نہیں فرما چکیں کہ اگر ننھے کے ابا نے آپ کو اپنے پاس بلایا اور اس طرح آپ ان کے پاس الہ آباد پہونچ گئیں تو بلانے والا یقیناً الہ آباد ہی ہوگا۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ ؑ کو خدا نے کہاں اوٹھایا؟ "اِلَیْہِ" یعنی اپنی طرف۔ اب جب اسکے آپکے مولوی صاحب یہ معنی کرتے ہیں۔ کہ "چوتھے آسمان پر" تو لامحالہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ "خدا بھی چوتھے آسمان پر بیٹھا ہے"۔ اسی وجہ سے میں نے عرض کیا تھا کہ آپکے مولوی صاحبان اعتقاداً خدا کو چوتھے آسمان پر مانتے ہیں۔ گو وہ اپنی زبان سے خدا کے متعلق یہ نہ کہیں۔ مگر حضرت عیسےٰ ؑ کو چوتھے آسمان پر ماننے سے یہی عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا جس نے حضرت عیسےٰ ؑ کو مع جسم اپنے پاس چوتھے آسمان پر بٹھا لیا وہ بھی وہیں بیٹھا ہے۔ اور یہی ثابت کرنا تھا؛

غیر احمدی بی بی۔ واللہ بہن! میری سمجھ میں بخوبی آگیا۔ مجھے تعجب ہے کہ جس بات کو بچے بھی سمجھ سکتے ہیں وہ مولوی صاحبان کی عقل میں کیوں نہیں آتی؟

احمدی خاتون۔ سنو بہن! خدا فرماتا ہے کہ جو شخص تکبر کرتا ہے۔ اور صادقوں کی مخالفت میں اندھا ہو جاتا ہے۔ وہ اسی طرح سچی بات کا منکر ہو جاتا ہے۔ اور صداقت کی قبولیت کی رو سے توفیق نہیں ملتی؛

غیر احمدی بی بی۔ اچھا بہن! آنے دیجئے موسم سرما۔ جس وقت ہمارے مولوی صاحب حاجی الحرمین قدوۃ السالکین۔ مفخر العلماء۔ خاتم الفضلاء مجتہد دوران فاضل اجل جناب مولینا کیا اور کیا .... (کہاں تک ان کے القاب بیان کروں) اپنے سالانہ دورہ ٹیکس کی وصولیابی اور تقسیم شجرہ کیلئے تشریف لاویں گے۔ تو ناشتہ سے قبل ہی بحث چھیڑ دوں گی۔ کہ یا تو قبلہ! قرآن پاک میں آسمان کا لفظ دکھلائیں .... ورنہ معلوم ہوگیا۔ کہ آپ حضرت عیسیٰ ؑ کے ساتھ خدا کو بھی چوتھے آسمان پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں۔ اگر وہ نہ سمجھا سکیں گے اور یقیناً نہ سمجھا سکیں گے۔ تو ننھے کے ابا کے اصرار پر بھی میں مولوی صاحب کے لئے اونکی نہایت مرغوب غذا "حلوائے مفرّح شیرۂ مغز بادام اور ورق طلاؤں والا" ہرگز ہرگز نہ تیار کروں گی؛

والسلام

(عاجزہ ایچ۔ کے۔ عزت اہلیہ محمد عبداللہ خان احمدی سکھرا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی ہو تو ایسا

اس شرافت مجسم نوجوان کا نام ڈیوڈ (داؤد) ہے اس کی شادی شدہ جوان بہن ایک دن آگ کے سامنے بیٹھکر اپنے ننھے بچے کو غسل دے رہی تھی۔ کہ یکایک اس کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ ڈیوڈ کی بہن بری طرح جلکر بیہوش ہوگئی اسے اٹھاکر ہسپتال لے گئے۔ چند روز تک ڈاکٹر اس کا علاج معالجہ کرتے رہے۔ لیکن اس کی جان بچتی نظر نہ آتی تھی۔ کیونکہ اس کی پشت کی کھال جل کر سڑے ہوئے گوشت کا ایک لوتھڑا رہ گئی تھی۔ آخر کار ہسپتال کے بڑے سرجن ڈاکٹر مارٹن نے فیصلہ کیا۔ کہ اس کی کھال میں پیوند لگائے جائیں۔ صرف اسی ایک طریقہ سے اس کی جان بچ سکتی ہے۔ لیکن مشکل یہ تھی۔ کہ ایسی غریب عورت کے لئے اپنی کھال کون کٹواتا۔ معاوضہ پر خون دینے والے آدمی تو مل سکتے ہیں۔ لیکن کھال کٹوانیوالا کوئی نہیں تھا۔ چند پیشہ ور اس کام کیلئے بھی تیار تھے لیکن وہ اتنا زیادہ روپیہ مانگتے تھے۔ کہ غریب مریضہ ادا کرنے سے قاصر تھی۔

ایک دن یکایک ایک ۲۲ سالہ خوبصورت نوجوان لڑکا ہسپتال میں آکر ان سے کہنے لگا۔ کہ میں فلاں مریضہ کے لئے اپنی کھال اور گوشت کٹوانے پر تیار ہوں۔ یہ نوجوان کون تھا۔ مریضہ کا بھائی شریف دل ڈیوڈ۔ جو ہسپتال سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں رہتا تھا۔ جونہی اس نے سنا کہ اس کی بہن کے لئے انسانی گوشت کی ضرورت ہے۔ وہ فوراً ہسپتال میں پہنچا۔ ڈاکٹر کو بھی جلدی معلوم ہوگیا۔ کہ وہ مریضہ کا بھائی ہے۔ لیکن دنیا میں کتنے بھائی ہیں جو بہن یا بھائی کی خاطر کھال کٹوانے پر آمادہ ہوں۔ ڈاکٹروں نے اس پر واضح کردیا۔ کہ تم اپنی جان کو خطرے میں ڈال رہے ہو۔ لیکن اس نے پرواہ تک نہ کی۔ ڈاکٹروں نے نوجوان ڈیوڈ سے کہدیا۔ ممکن ہے اپریشن کیوقت تمہارے دل کی حرکت بند ہوجائے۔ ڈیوڈ نے ہنسکر جواب دیا ڈوروتھی میری بہن ہے۔ اس کا بچہ اپنی ماں کے بغیر جاں بلب ہے۔ اگر ان دونوں کی جان بچانے میں میری جان چلی جائے۔ تو پرواہ نہیں۔ اگر مجھے ایسی مصیبت پیش آتی تو میری بہن کو مجھ پر قربان ہونے میں کوئی عذر نہ ہوتا۔

ڈاکٹر اس کی دلیری پر انگشت بدنداں تھے۔ اور اس کی دلیری پر عش عش کرنے لگے۔ اس کا جسم۔ اسکی ٹانگیں میز کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دی گئیں۔ اس کے قریب دوسری طرف اس کی بہن پیٹ کے بل لیٹی تھی۔

اپریشن سے پہلے ڈاکٹروں نے ایک دفعہ پھر اس کو خطرۂ جان سے آگاہ کردیا۔ لیکن اس نے مسکراکر کہا آپ اپریشن کیجئے۔ تیار ہوں۔ ہولناک اپریشن ۷۰ منٹ تک جاری رہا۔ ڈیوڈ کی ران سے گوشت کے کئی ٹکڑے کاٹے گئے۔ جو چار چار پانچ پانچ انچ سے کسی طرح کم نہ تھے۔ الغرض ڈیوڈ ۷۰ منٹ تک اپنی کھال کٹواتا رہا۔ لیکن اس نے اُف تک نہ کی۔ وہ درد کی شدت سے بیتاب ہوکر اپنے ہونٹ دانتوں سے کاٹتا رہا۔ یہانتک کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سے خون جاری ہوگیا۔

اپریشن کے ختم ہونے پر ڈیوڈ کے زخموں کی مرہم پٹی کی گئی۔ وہ افتاں و خیزاں اپنی بائیسیکل کے پاس پہنچا۔ اور اس پر سوار ہوکر ۲۸ میل کا فاصلہ طے کر کے اپنے گاؤں میں پہنچ گیا۔ تمام راستہ وہ اسی خیال میں مستغرق رہا۔ کہ اس کی بہن صحتیاب ہو جائے۔ وہ صدق دل سے دعا کرتا رہا تھا۔ کہ اس کی قربانی منظور ہو جائے۔ دو ماہ بعد اس کے زخم مندمل ہو گئے۔ ایک دن پھر ہسپتال سے اپریشن کی اطلاع موصول ہوئی۔ وہ پھر اسی بائیسکل پر وہاں پہنچا۔ اب کے پھر اس کے بدن سے گوشت کے ٹکڑے کاٹے گئے۔ لیکن وہ اسی بائیسکل پر گھر واپس پہنچ گیا۔ اس طرح پانچ دفعہ اس نے اپنے بدن سے گوشت کے ٹکڑے کٹوا دیئے۔ جن کے پیوند اس کی بہن کے بدن میں لگائے گئے۔ کیا ہندوستانی نوجوانوں میں ایثار قربانی کا یہ مادہ موجود ہے؟

(پیسہ)

خوشبودار تیل

دھوئی ہوئی تلی کا تیل ۲ سیر صندل کا تیل ½ تولے خوشبو سنگترہ ½ تولے۔ روغن بادام ۱۰ تولے۔ خوشبو چنبیلی والائیتی ڈھائی تولے۔ رتن جوت ۳ ماشے۔

اول تلی کے تیل میں رتن جوت ڈالو اور ۲۴ گھنٹے کے بعد اس کو فلالین میں سے چھان لو۔ پھر باقی چیزیں ملا کر کسی بند منہ کے برتن میں ڈالدو۔ اور ملادو۔ اور دو چار دن پڑا رہنے دو۔ اس عرصہ میں تیل کو ایک دو دفعہ روزانہ ہلادیا کرو۔ نہایت ہی خوشبودار اور دماغ کو معطر کرنے والا تیل تیار ہوگا۔

دلچسپ معلومات

فرانسیسی سائنسدان ان دنوں ایک عجیب غریب کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ ایک ایسا آلہ تیار کیا جائے کہ جس کے ذریعہ سے انسان فضائے آسمانی میں طائروں کی طرح پرواز کر سکیں۔ اور پرواز کرتا ہوا انسان ایسا دکھائی دے۔ کہ جیسے کوئی پرندہ نیلگوں آسمان کی کھلی فضا میں پھڑ پھڑاتا ہوا جارہا ہے۔

سوایڈو میں ایک شخص نے درخت کی شاخوں پر ایک عجیب و غریب مکان تعمیر کیا ہے۔ یہ مکان ایک منزلہ ہے۔ اور تین فٹ لمبا اور بیس فٹ چوڑا ہے اور سطح ارضی سے تیس ۳ فٹ بلند ہے۔ اس مکان میں برقی قمقمہ کے ذریعہ روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ مکان پر چڑھنے کے لئے رسہ کی سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شراب ستائر (انگلستان) میں ایک خاص قسم کے چوہے اس قدر تکلیف دہ ثابت ہوئے ہیں۔ کہ گذشتہ سال کاونٹی کونسل نے انکو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے ۵۲۵۰ پونڈ یعنی ایک چوہے کے لئے پانچ پونڈ صرف کئے۔

روس میں ایک بارہ سالہ لڑکی کو ۱۴ پونڈ ماہوار وظیفہ اور بہترین سرکاری سکولوں میں تعلیم حاصل

کرنے کا انعام دیا گیا ہے۔ یہ لڑکی ینگ کمیونسٹ لیگ کی رکن تھی۔ اس کے والد نے سٹورز سے کچھ اناج چرایا تھا۔ اس نے پولیس کو اطلاع دیدی۔ اسے معلوم تھا کہ اس جرم کی پاداش میں اس کے والد کو سزائے موت کا حکم دیا جائیگا۔ لیکن اس نے جماعتی اصول کی خاطر اپنے باپ کو قربان کر دیا۔

رومانیہ کے ایک کسان کو اپنی اہلیہ کی موت پر اس قدر خوشی حاصل ہوئی کہ وہ مسلسل ایک ہفتہ تک روزانہ اپنی بیوی کے مرقد پر جاتا۔ اور تمام رات رقص و سرود کی محفل گرم رکھتا۔

بیوی کی موت کے بعد اس کا تمام سامان نذرِ آتش کر دیا۔ اور مجنونانہ حالت میں اس کے مرقد پر محو رقص و سرود ہو گیا۔ اس کی اس حرکت مذبوحی کی تاب نہ لا کر شہر کی کونسل نے اسے اس خلاف تہذیب جرم کی پاداش میں چھ ماہ قید بامشقت کی سزا کا حکم دے دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصر کے وزیر تعلیم نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ اسکولوں کی استانیاں خوبصورت نہ ہوں۔ اور نہ خوبصورت بنکر رہیں۔ اور نہ بننے کی کوشش کریں۔ استانیوں کو چاہیئے۔ کہ اخلاق اور تہذیب کی بہترین تصویریں بنکر دکھائیں۔ اپنے سر پر ہر وقت سیاہ کپڑا رکھیں۔ اس معزز پیشے کے مطابق باعزت لباس میں ملبس رہیں یا کپڑا موٹا ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ جس سے عریانی ٹپکے آستینیں ننگی نہ ہوں اور پوڈر اور مِسّی کا استعمال نہ کریں۔ تاکہ لڑکیاں انکو دیکھ کر تہذیب مشرقی کا صحیح نمونہ بن سکیں۔

رائنلینڈ (جرمنی) کے ایک گاؤں کی کسان عورت نے اس خیال سے کہ اسکا عمر بھر کا اندوختہ کسی چور کے ہتھے نہ چڑھ جائے۔ ایک پالتو خرگوش کے پٹے کے اندر نوٹوں کی شکل میں ڈالدیا۔ اور اس لحاظ سے یہ خرگوش دنیا کا سب سے متمول جانور سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کسان عورت کی بدقسمتی سے خرگوش نے آوارگی اختیار کر لی وہ خرگوش کی تلاش میں خاک چھانتی پھرتی ہے۔ آنسو بہاتی ہے۔ اور غصہ کی حالت میں دانت پیستے ہوئے کہتی ہے۔ کہ کمبخت ایک دفعہ مل جائے تو اس زور سے اس کا گلا دباؤں کہ اس کی آوارگی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔

یورپ والوں نے اندھوں کے لئے کتابیں چھپوائی ہیں۔ جن کے حروف ابھرے ہوئے ہیں۔ وہ انکو چھو کر پڑھتے ہیں۔ اب انہوں نے اندھوں کی دوڑ کا بھی انتظام کر دیا ہے۔ دوڑ کے میدان میں ایک تار لگایا جاتا ہے۔ جسمیں ایک چھلا ہوتا ہے۔ دوڑنیوالا اندھا اس چھلے کو پکڑ کر آنکھوں والے کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

ہالینڈ میں ایک مرد اور عورت کا دنگل ہوا۔ مرد اور عورتیں جوق در جوق یہ دنگل دیکھنے کے لئے آئے۔

بڑا زبردست مقابلہ ہوا۔ لیکن جب فیصلے کا وقت آیا تو ریفری نے مرد کو کشتی کے ناقابل قرار دیا۔ اس الزام پر کہ وہ پہلوان عورت کا گلہ دبا رہا تھا۔ ٹرکی کی ایک عورت نے ایک سال سے ترک پہلوانوں کو چیلنج دے رکھا ہے۔ یہ چیلنج آجتک کسی نے منظور نہیں کیا۔ اسکا وزن قریباً ۵ من پختہ ہے۔ اور ۵۰ پونڈ وزنی گندم کی بوری اپنی چھاتی پر رکھکر چار آدمیوں کو اسپر کھڑا کر لیتی ہے ٭

سب سے بوڑھی عورت ایران میں کوہ الوند کے دامن میں رہتی ہے۔ جس کی عمر اسوقت ۱۴۶ برس کی ہے۔ اسکا بیٹا اسوقت ۱۱۷ سال کی عمر کا ہے ٭

امریکہ کے ایک ڈاکٹر کی یہ تحقیق ہے کہ سردیوں میں پیدا ہونیوالے بچوں کی صحت دوسرے موسموں میں پیدا ہونے والے بچوں کی صحت کی نسبت اچھی ہوتی ہے ٭

امریکہ میں بہت سی علیحدہ علیحدہ ریاستیں ہیں۔ اور ہر ایک ریاست میں شادی اور طلاق کے متعلق علیحدہ علیحدہ قوانین ہیں۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص کی ریاست میں تو باقاعدہ شادی ہو جاتی ہے۔ اور اسی شادی کے سلسلہ میں دوسری ریاست میں اس کے خلاف مقدمہ چل جاتا ہے ٭

ناگپور ۱۱ اپریل۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ ناگپور کے موضع پرداودنہ میں ہولناک آتشزدگی سے تمام گاؤں جلکر راکھ ہو گیا۔ تقریباً ۵۰ گھر تو بالکل جل گئے نقصان کا اندازہ ۱۵ ہزار روپیہ کے قریب لگایا جاتا ہے۔ آگ ایک بڑھیا کی جھونپڑی سے شروع ہوئی۔ تمام دیہاتی اپنے کھیتوں میں تھے۔ اور ہوا تیز چل رہی تھی۔ اس لئے آگ جلدی بھڑک اٹھی ٭

(حیدر آباد سندھ ۔ ۱۱ اپریل) چند دن ہوئے ایک چور جو مختلف ہتھیاروں سے مسلح تھا۔ آدھی رات کے وقت ایک مکان میں داخل ہوا۔ جبکہ مرد خود گھر میں نہیں تھے۔ اس نے اس کی عورت کو پکڑ کر زیورات وغیرہ چھیننے چاہے۔ مگر عورت نے اسے پکڑ لیا۔ اور پولیس کے حوالہ کر دیا۔ عدالت نے عورت کو یہ کہکر "تم نے بہادر راجپوتنی کا سا کام کیا ہے" دو صد روپیہ انعام دیا ہے۔ چور کو چھ ماہ کی قید ملی ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لدھیانہ ۱۰ اپریل۔ باگھا پرانا تحصیل موگہ کے نزدیک گولی چلنے کیواقعہ کے نتیجہ کے طور پر لال سنگھ مفرور ڈاکو کے ساتھی پرنا پا اور ایک بوڑھے آدمی کی ہلاکت کی تفصیلات مظہر ہیں کہ لال سنگھ کے خلاف کئی ڈاکے ڈالنے کا الزام تھا۔ وہ مفرور تھا۔ کئی موقعوں پر پولیس کے ساتھ اسکی مڈبھیڑ ہوئی وہ ہر بار بچکر نکل جاتا رہا۔ اس کی گرفتاری کیلئے خاص انتظامات مقرر تھے۔ اور اسے پناہ دینے کے جرم میں ایک درجن اشخاص سزایاب ہو چکے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لال سنگھ اور پرنا پا نے ایک مکان پر چھاپہ مارا۔ مگر ایک نوجوان جاٹ

لڑکی نے لال سنگھ کو پکڑ لیا۔ اسکے پنجے سے اپنے آپکو چھڑانے کی کوشش میں اسنے اسکے والد پر فائر کرکے اسے گرا دیا۔ اسوقت اور امداد آگئی۔ اور لال سنگھ کو اس کی اپنی بندوق سے ہی ہلاک کر دیا گیا۔ پرتاپا بھاگ رہا تھا کہ اسپر گولی چلا کر اس کا کام بھی تمام کر دیا گیا*

(لاہور ۱۳/ اپریل) ایک ہندوستانی یوگی نے جو آجکل لاہور میں ہے۔ چند حیرت انگیز کرتب دکھلائے۔ سرکردہ اصحاب کے ایک مجمع میں جس میں پنجاب کے محکمہ خفیہ پولیس کے اعلیٰ افسر بھی موجود تھے۔ اِس یوگی کو زمین میں زندہ دفن کیا گیا۔ جہاں وہ نصف گھنٹہ رہا۔ نصف گھنٹہ کے بعد یوگی کو باہر نکالا گیا۔ جب اُسے ہوش آیا تو وہ بالکل تندرست تھا۔ اس طرح یوگی نے ..... اور کرتب بھی دکھلائے۔ ایک تختہ چھ انچ لمبے کیلوں سے جو خاص طور پر تیار کئے گئے تھے۔ جڑا گیا۔ اور جوگی کو اسپر لٹایا گیا۔ اسی حالت میں اس کی چھاتی پر ایک بڑے ہتھوڑے سے پتھر توڑے گئے۔ مگر یوگی نے مطلقاً پرواہ نہ کی اسکے بازو میں ایک لمبی سوئی چبھوئی گئی۔ مگر ذرا بھی خون باہر نہ آیا۔ ۳۰ سیر بوجھ اس سوئی سے جسکہ وہ بازو میں دھنسی ہوئی تھی۔ لٹکایا گیا۔ یوگی نے اپنے بازو کو اِدھر اُدھر کھڑا کرکے دکھایا*

قیامت کے دن سایہ پانے کن ہستیوں پر ہو گا

(۱) وہ نوجوان جسنے جوانی میں عبادت الٰہی کی*

(۲) عادل بادشاہ*

(۳) وہ شخص جسے تنہائی میں خدا یاد آتا اور اس کی آنکھیں ڈبڈبا آتی ہوں*

(۴) وہ شخص جسکا دل مسجد میں لگا رہتا ہو*

(۵) وہ شخص جسے کوئی حسینہ اور اعلیٰ درجہ کی عورت اپنی جانب بلائے۔ اور وہ کہدے میں خداوند تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں*

(۶) وہ شخص جو مخفی طور پر خیرات دیتا ہو۔ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں کہ دائیں نے کیا دیا*

(۷) وہ دونوں اشخاص جنکی محبت للّٰہیت پر ہو*

خدا

(۱) جو خدا کیطرف ایک قدم جاتا ہے۔ خدا اسکی طرف چار قدم چلکر آتا ہے (اسلام) (۲) وہی خدا ہے۔ جسنے زمین آسمان کو پیدا کیا (قرآن کریم) (۳) خدا کے ہو کر جیو خدا کے ہو کر مرو۔ (آنحضرت) (۴) جو خدا کی ایک فقرہ آواز سن لیتا ہے۔ پھر اسکے کان دنیا کی آواز کیطرف سے بند ہو جاتے ہیں (ایک فرانسیسی) (۵) جو خدا کو بھول جاتا ہے۔ اسپر دنیا کے آلام و مصائب حملہ کرتے ہیں (بابا نانک) (۶) خدا کو لوگوں نے ہوّا بنایا ہے۔ حالانکہ وہ محبت و کرم کا سرچشمہ ہے (لوویل) (۷) میرا خدا وہی ہے۔ جو سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے۔ اور مغرب سے لے جاتا ہے۔ (حضرت ابراہیم) (۸) جو خدا کیطرف جاتا ہے۔ تو دنیا کی تمام نعمتیں اسکے پیچھے خود بخود آجاتی ہیں .... (ایک انگریز)

(خاکسار :- ف۔ ہ۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ پشاور

آج یکم اپریل صبح لجنہ اماء اللہ کا ماہواری جلسہ زیر صدارت محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ مسجد احمدیہ پشاور میں منعقد ہوا۔

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد چند لڑکیوں نے یکے بعد دیگرے نعت و نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں۔ اس کے بعد خاکسارہ نے "اصلاح خواتین" پر مضمون سنایا جو کہ بہنوں نے بہت پسند کیا۔ سب سے آخر پر پریذیڈنٹ صاحبہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کی دھمکیاں اور رسول کریمؐ کے استقلال پر مضمون سنا کر ثابت کیا کہ قدیم زمانہ ہی سے خدا کے ماموروں کو دشمن ایذائیں دیتے آئے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے خدا کے مرسل ہمیشہ ہی کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح احمدیت پر دشمن ہزاروں حملے کر رہے ہیں۔ لیکن خدا کا جو وعدہ ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔ اور دشمن ذلیل و خوار ہوں گے۔ اور احمدیت ترقی کریگی۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

والسلام

(طاہرہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

مصباح مفت

میں نے بہت سی مصباحی بہنوں کے نام مصباح کا یہ پرچہ بطور نمونہ بھیجا ہے۔ وہ دیکھکر اس کی خریداری کی درخواست بھیجدیں۔ تا ان کے نام یہ اخبار جو ان کا اپنا اخبار ہے باقاعدہ پہنچتا رہے۔ صرف تین آنے ماہوار ہیں۔

جو خواتین مصباح کی پہلے سے خریدار ہیں۔ وہ اپنے اپنے ذمے کا بقایا یا ۱۹۳۲ء کی قیمت پیشگی جلد ادا فرمائیں۔ کیونکہ وی۔ پی جو کئے گئے تھے۔ وہ واپس انکاری ہو کر آچکے ہیں۔ اور اخراجات کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ نیز ہر احمدی خاتون اسبات کی کوشش کرے کہ کم از کم دو خریدار مصباح کے مہیا کرے۔ قیمت مصباح کی سال کے کسی حصے میں ادا کی جا سکتی ہے اور ہر قسم کی سہولت دینے کے لئے تیار ہیں۔ مصباحی بہنیں کوشش نہیں کرتیں۔ ورنہ یہ ممکن نہ تھا کہ مصباح کی تعداد اشاعت اسقدر کم ہوتی۔ ایک ہزار خریدار ہو جانے پر مصباح کو ہفتہ وار کر دینے کا ارادہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس اپیل کو پڑھنے کے بعد بہنیں نہایت توجہ سے مصباح کی توسیع اشاعت کا فرض ادا کرینگی۔ اور میں ایسی بہنوں کے نام اخبار میں شائع کروں گا۔

(مینیجر مصباح قادیان)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
دانتوں کی بیماریاں
یہ عرصہ بیس ۲۰ سال کی تجربہ شدہ
دانتوں کی ہر بیماری گندے اور خراب
دانتوں مسوڑوں کا بہترین علاج
خون اور پیپ کے لئے ایک اکسیر چیز
پائیوریا کے جراثیم کو ہلاک کر کے
کو ہر بیماری سے محفوظ رکھنے وا
ادویات کا باقاعدہ استعمال شروع
کردیں۔ ڈنٹل کریم۔ ڈنٹل لوشن
ڈنٹل لوشن ۲ ڈنٹل پوڈر
ڈنٹل پوڈر ۲ تمام ادویات کی قیمت
ملنے کا پتہ
بیگم فقیر احمد خان احمدی حکیم
ماہر امراض دندان۔ جالندھر
(پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح ۔ قادیان ۔ دارالامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

(۱) بیل نمونہ

(۲)

(۳) کونے کا نمونہ

(۴) کونے کا نمونہ

چنری [illegible] نمونہ

مرسلہ
صغریٰ بیگم از نئی دہلی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah